باب دوم

# ایمانیات وعبادات

## (الف) ایمانیات

### (1) عقیدۂ توحید

#### حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- توحید کا معنیٰ و مفہوم، فرضیت و اہمیت بیان کر سکیں۔
- قرآن وسنّت کی روشنی میں توحید کی اقسام جان سکیں۔
- شرک کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- شرک کی بنیادی اقسام کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ توحید سے واقفیت حاصل کر کے صرف اللہ پر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- عملی زندگی میں توحید کے اثرات اور شرک کے نقصانات کا ادراک کر سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کو ایک رب جانتے اور مانتے ہوئے تمام معاملات میں اُسی سے رُجوع کر سکیں۔
- شرک کی وعید سے آگاہ ہو کر اس سے دُور رہنے کی شعوری کوشش کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

توحید کے لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ہے۔

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تک اس دنیا میں جتنے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدۂ توحید اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

قرآنِ مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (سُوْرَةُ الْاِخْلَاص 1 تا 4)

**ترجمہ:** (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا

فرمائیں گے۔ عقیدۂ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیّت، اُلوہیّت، اسما اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے۔

## عقیدۂ توحید کی اقسام

### (1) توحیدِ ربوبیّت

توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الرّوم: 40)

### (2) توحیدِ اُلوہیّت

توحیدِ اُلوہیّت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیّت ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سُوْرَۃُ الکہف: 110)

### (3) توحیدِ اسما و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحیدِ اسما و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسما و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

## شرک اور اس کی اقسام

جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنٰی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اُلوہیّت اور اسما و صفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

### (1) ذات میں شرک

اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ (سُوْرَۃُ الاخلاص: 3)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

## (2) اُلوہیّت میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا اُلوہیّت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل: 23) ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

## (3) صفات میں شرک

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ (سُوْرَةُ الشُّوْرٰى: 11) ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

## عقیدۂ توحید کے اثرات

- عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہٰذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔
- عقیدۂ توحید انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکُّل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔ عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے اور ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پُرامید ہوتا ہے اور وہ پُرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

# مشق

**1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) توحید کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) ایک ماننا (ب) اطاعت کرنا (ج) حصّہ دار ٹھہرانا (د) برابری کرنا

(ii) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحیدِ ربوبیّت (ب) توحیدِ اُلوہیّت (ج) توحیدِ اسماء (د) توحیدِ صفات

(iii) قرآنِ مجید کی کون سی سورت میں عقیدۂ توحید بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اَلْکَوْثَرْ (ب) اَلْاِخْلَاص (ج) اَلْفَلَق (د) اَلنَّاس

(iv) شرک کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) حصہ دار بنانا (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا

(v) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے:

(الف) ذات میں شرک کی (ب) صفات میں شرک کی

(ج) اُلوہیت میں شرک کی (د) اسما میں شرک کی

**2۔ مختصر جواب دیں۔**

(i) شرک کا مفہوم بیان کریں۔

(ii) شرک کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔

(iii) عقیدۂ توحید کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔

**3۔ تفصیلی جواب دیں۔**

(i) عقیدۂ توحید پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

## سرگرمیاں

- طلبہ عقیدۂ توحید سے متعلق قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ تحقیقی نوٹ تیار کریں۔
- اساتذہ کرام نظامِ کائنات کے متعلق سائنسی ویڈیو دکھا کر طلبہ کے مابین خالقِ کائنات کی قدرت پر مذاکرہ کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook

# (2) عقیدۂ رسالت

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عقیدۂ رسالت کے مفہوم، اہمیت اور ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات اور عظمت کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی روح کو سمجھتے ہوئے عملی زندگی میں تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی عزت و تکریم کر سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات، عظمت اور عقیدۂ ختمِ نبوت کو ایمان کا لازمی حصہ سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لے سکیں اور اپنی زندگیوں میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے اثرات کو جان سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

رسالت کے لغوی معنٰی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر وحی کے ذریعے سے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ نبوّت اور رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر آ کر ختم ہوا۔ تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور ان کی راہ نمائی کر سکیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**ترجمہ:** بے شک ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمّت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ (سُوْرَةُ الفاطر: 24)

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے، یعنی منصبِ نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔ (سُوْرَۃُ مُحَمَّد: 33)

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اس سلسلے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے، وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

(1) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے پہلے آنے والے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(2) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعتِ محمدی ہی واجبُ الاطاعت ہے۔

(3) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل کر دی گئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔ (سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃ: 3)

(4) سابقہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

## ختمِ نبوّت

قرآنِ کریم کی حفاظت اس لیے بھی ضروری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنّتِ نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔ ختمِ نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (جامع ترمذی:2219)

آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور ان کے بعد اُمّتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضورِ اکرم (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔ ختمِ نبوّت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد جو شخص نبوّت کا دعوٰی کرتا ہے وہ جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور میں جن لوگوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا، ان کو ''کذّاب'' قرار دیا گیا اور ان کے خلاف جہاد کیا گیا۔

## مشق

Web version of PCTB Textbook

**1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) رسالت کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) پیروی کرنا (ج) مشہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

(ii) سورۃ الاحزاب کی کس آیت میں نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی ختمِ نبوّت کا واضح اعلان ہے ؟

(الف) بیس (ب) تیس (ج) چالیس (د) پچاس

(iii) جس نبی پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

(الف) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام (ب) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام
(ج) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(iv) تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

(الف) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (ب) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام
(ج) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(v) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

(الف) صاحبِ کتاب (ب) معصومیت (ج) ختمِ نبوّت (د) واجب الاطاعت

**2۔ مختصر جواب دیں۔**

(i) ختمِ نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

(ii) نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

(iii) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

**3۔ تفصیلی جواب دیں۔** (i) عقیدۂ رسالت کی وضاحت کرتے ہوئے ختمِ نبوّت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

## سرگرمیاں

- عقیدۂ رسالت و ختمِ نبوت کے متعلق آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔ طلبہ کو عقیدۂ رسالت کے عملی تقاضوں سے آگاہ کریں۔

# (3) ملائکہ (فرشتے)

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- فرشتوں کے تصوّر اور اُن کی تخلیق کے مقصد سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرشتوں کی صفات سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرشتوں کی ذِمّے داریوں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حدیثِ جبریل علیہ السّلام کے تناظر میں تعلیم و تعلّم کے آداب کا جائزہ لے سکیں۔
- اس پر ایمان پختہ کر سکیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے احکام کی انجام دہی کے لیے فرشتوں سمیت کسی بھی مخلوق کی محتاج نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں پر ایمان پختہ کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں ان کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھ سکیں اور اُن کے متعلق بات کرتے ہوئے تعظیمی رویہ اختیار کر سکیں۔
- حدیثِ جبریل علیہ السّلام سے سبق حاصل کرتے ہوئے تعلیم و تعلّم کے آداب کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

ملائکہ جمع ہے مَلَکٌ کی، جس کا معنٰی ہے فرشتہ۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت و اطاعتِ الٰہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ ۝۲۰ (سورۃ الانبیاء:20) ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سُستی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی تخلیق نُور سے کی گئی ہے جس طرح جنّات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے پیدا فرمایا۔ فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف اُمور انجام دیتے ہیں۔

## فرشتوں کی ذمے داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمے داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں ''کراماً کاتبین'' ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو ''مُنکر نکیر'' کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السّلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السّلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمے داری حضرت میکائیل علیہ السّلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السّلام (مَلَکُ الْمَوْت) اور قیامت کے لیے صُور پھونکنے کی ذمے داری حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ہے۔

نبی کریم خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیثِ جبریل کہتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے۔ جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب سیاہ تھے۔ اُن پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنھیں پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے گھٹنوں سے ملا دیے

Web version of PCTB textbook

اور ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کیا ہیں؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔ احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قیامت کی علامات کے حوالے سے کچھ بیان فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھا رہے تھے۔

حدیثِ جبریل سے تعلیم و تعلّم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

- استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
- کمرا جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
- استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
- واضح اور مختصر سوال کرنا۔
- استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔
- ایسا سوال کرنا جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔
- تعلیم و تعلّم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیشِ نظر رکھنا۔
- سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- واضح اور جامع جواب دینا۔
- غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

## مشق

**1- درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے:

(الف) عبادت و اطاعتِ الٰہی (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) رزق کی فراہمی

(ii) کِراماً کاتبین کی ذمے داری ہے:

(الف) انسانی اعمال لکھنا (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) وحی لانا

(iii) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے:

(الف) مٹی سے (ب) نور سے (ج) آگ سے (د) پانی سے

(iv) منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:

(الف) پیدائش کے وقت (ب) موت کے وقت (ج) قبر میں (د) حشر میں

(v) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمے داری ہے:

(الف) صُور پھونکنا (ب) روح قبض کرنا (ج) اعمال لکھنا (د) رزق پہنچانا

**2- مختصر جواب دیں۔** (i) ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔ (ii) حدیثِ جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلّم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔ (iii) فرشتوں کی دو ذمّے داریاں لکھیں۔

**3- تفصیلی جواب دیں۔** (i) ملائکہ پر ایمان کے حوالے سے ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔

### سرگرمیاں

- قرآن و سنت میں مذکور چند فرشتوں کے نام لکھیں اور ان کی ذِمّے داریوں سے متعلق فہرست تیار کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کے مابین تعلیم و تعلّم کے آداب پر خاکہ تیار کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook

# (4) کُتُبِ سماویہ (آسمانی کتابیں)

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- انسانوں کی ہدایت کے لیے آسمانی کتب کے نازل ہونے کی اہمیت اور ان کا مقصد جان سکیں۔
- صاحبِ کتاب انبیائے کرام علیہم السلام کا تعارف جان سکیں۔
- آسمانی کتب کی مختصر تاریخ جان سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات جان سکیں۔
- مشرکین اور اہلِ کتاب میں فرق جان کر اہلِ کتاب کے بارے میں مختصر احکام جان سکیں۔
- آسمانی کتب پر ایمان پختہ کرتے ہوئے ان کے ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھ سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات کو جان کر اعمالِ خیر میں عالمی اشتراک اور تعاون کی روح پیدا کر سکیں۔
- اہلِ کتاب کے بارے میں شرعی ہدایات کو ملحوظ رکھ سکیں۔
- قرآن مجید کو آخری و ابدی اور ہر قسم کی تحریف سے پاک آسمانی کتاب مانتے ہوئے اس پر عمل کرنے والے بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السّلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے، اچھے کام کرنے اور برے کاموں سے باز رہنے کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ اور حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾ (سُوْرَةُ الْأَعْلٰى: 18-19)

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اور موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کے صحیفوں میں۔

اسی طرح حضرت شیث عَلَيْهِ السَّلَامُ اور حضرت ادریس عَلَيْهِ السَّلَامُ پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کے بعد جتنے بھی انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو ابو الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔ تینوں آسمانی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کو انتہائی قابلِ احترام اور قابلِ تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکینِ مکہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَامُ کے پوتے حضرت یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامُ کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

جن انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں:

## ☆ تورات

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

## ☆ زبور

حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام، حضرت یعقوب عَلَيْهِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوّت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوّت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوّت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی۔

## ☆ انجیل

حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کا لقب مسیح، عبداللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

## ☆ قرآنِ مجید

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآنِ مجید پر عمل اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی پچھلی تمام ترشریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزے اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریقِ کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید یہ کہ تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہلِ کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔ البتہ وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہرِ فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السّلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں، البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کر دی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآنِ مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے اور ان کتابوں کی تعلیمات کو قرآنِ مجید میں جمع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآنِ مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلّم سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلّم پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآنِ مجید پر بھی ایمان لائے۔

اگر ایک شخص قرآنِ مجید پر عمل کر لے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے ساری دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن و سلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے ہمارا دین ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اعتدال کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

## مشق

**1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) خلیفۃ اللہ (ب) ابو الانبیاء (ج) روح اللہ (د) کلیم اللہ

(ii) بنی اسرائیل کے وہ پہلے نبی جنھیں نبوّت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی:

(الف) حضرت داؤد علیہ السّلام (ب) حضرت اسحاق علیہ السّلام
(ج) حضرت یعقوب علیہ السّلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السّلام

(iii) وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور رہی ہے:

(الف) روزہ (ب) حج (ج) عمرہ (د) طواف

(iv) مسیح لقب ہے:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا (ب) حضرت اسماعیل علیہ السّلام کا
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا (د) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا

(v) تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

## 2- مختصر جواب دیں۔

(i) آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

(ii) کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟

(iii) مشرکین اور اہلِ کتاب میں کیا فرق ہے؟

## 3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) کُتُبِ سماویہ (آسمانی کتابیں) پر جامع نوٹ لکھیں۔

### سرگرمیاں

- طلبہ ایک ایسا چارٹ بنائیں جس پر ترتیبِ زمانی کے اعتبار سے آسمانی کتب اور ان انبیائے کرام علیہم السّلام کے نام تحریر کریں جن پر یہ کتب نازل ہوئیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو حفاظتِ قرآن کے ظاہری اور باطنی انتظام کے طریق کار سے آگاہ کریں۔

Web version of PCTB Textbook

# (5) عقیدۂ آخرت

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عقیدۂ آخرت اور اس سے متعلق نقلی و عقلی دلائل جان سکیں۔
- برزخ، حشر و نشر، مقامِ محمود، حوضِ کوثر، میزان، شفاعت، جنت اور جہنم کے بارے میں جان سکیں۔
- جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کا جائزہ لے سکیں۔
- عقیدۂ آخرت پر ایمان پختہ کر کے جنت کا شوق اور جہنم کا خوف قلوب میں پیدا کر سکیں۔
- آخرت کی تیاری کر کے حقیقی کامیابی پانے والے بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نہ صرف اس عارضی دنیا کے احکامات سکھائے ہیں بلکہ مرنے کے بعد جتنی منازل انسان نے طے کرنی ہیں ان سب کے حوالے سے بھی راہ نمائی فرمائی ہے۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیز گار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝۴

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ:4)

قرآن مجید میں عقیدۂ آخرت کے مختلف اجزا کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ (سورۃ الروم:27)

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔

انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا یا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ

ملتا ہے۔غور وفکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیز گاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور وفکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

موت کے بعد کی زندگی میں انسان جن مراحل سے گزرتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

## عالم برزخ

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنیٰ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ (سورۃ المومنون: 100)

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی: 2460)

## حشر و نشر

نشر کا معنیٰ موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنیٰ حساب کے میدان اور پھر جنّت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنی قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہو گا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منھ کے بل چل رہے ہوں گے۔

## مقامِ محمود اور شفاعت

شفاعت کا معنیٰ سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعتِ کبریٰ ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا گیا مقامِ محمود کیا ہے؟ تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔

دوسری شفاعتِ صغریٰ ہے قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام وملائکہ، علما و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

شفاعت میں زور اور زبردستی نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلے گا، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا شفاعت کا اذن عطا فرمائے گا۔

Web version of PCTB Textbook

عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تاکہ ہم جنّت کے مستحق بن سکیں۔

## حوضِ کوثر

''کوثر'' جنّت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی امت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنّت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 23451)

## میزان

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سُوْرَةُ الْأَنْبِيَاء: 47)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔ (سنن ابی داؤد: 4799)

## جنّت اور جہنّم

حساب کے بعد جنّت اور جہنّم کے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شانِ رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہار و جبار ہونے کا مظہر ہے۔ جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ (سورة حم السجدة: 31)

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

یہ جنّت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنّت کی خوب صورتی کے بارے حدیثِ قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری: 3244)

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، ان کا کھانا پینا بھی اذیت ناک اور ناقابلِ برداشت ہوگا۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان

Web version of PCTB Textbook

سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنّتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنّمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:6548)

## مشق

### 1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:

(الف) عالم برزخ (ب) عالم ارواح (ج) حشر (د) نشر

(ii) عقیدہ توحید و رسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:

(الف) فرشتوں پر ایمان (ب) آخرت پر ایمان (ج) تقدیر پر ایمان (د) آسمانی کتابوں پر ایمان

(iii) نشر کا معنٰی ہے:

(الف) موت کے بعد زندہ کرنا (ب) حساب لینا (ج) شفاعت کرنا (د) روح قبض کرنا

(iv) حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:

(الف) منہ کے بل (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل

(v) جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دائیں طرف ہوں گے:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### 2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟ (ii) حوضِ کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

(iii) آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فرماں برداروں اور نافرمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

### 3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

## سرگرمیاں

- طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں عقیدۂ آخرت، جنت اور جہنم کا ذکر ہو۔
- اساتذہ کرام طلبہ کا عقیدۂ آخرت پر ایمان پختہ کروائیں تاکہ ان کے دلوں میں جنّت کا شوق اور جہنّم کا خوف پیدا ہو سکے۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو آخرت کی تیاری کی ترغیب دیں تاکہ وہ حقیقی طور پر کامیاب ہونے والے مسلمان بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

# (ب) عبادات

## (1) نماز

### حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن و سنّت کی روشنی میں نماز کی فرضیت جان سکیں۔
- نماز بالخصوص با جماعت نماز کی فضیلت و اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- نماز کے بنیادی فلسفے کا فہم حاصل کر سکیں۔
- نماز کی حکمت اور اس کے معاشرتی، روحانی اور جسمانی فوائد سمجھ سکیں۔
- نماز کی پابندی کرنے کے ظاہری و باطنی اثرات (طہارت و پاکیزگی، نظم و ضبط، پابندیِ وقت، تزکیہ نفس) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔
- نماز کی فرضیت اور فوائد کو سمجھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں با جماعت نماز کی پابندی کرنے والے بن سکیں۔
- نماز کے احکام و مسائل، گھر/مسجد سے سیکھ کر ان پر عمل کر سکیں۔

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنّت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قُربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ (سُوْرَةُ النّساء :103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

نماز ادا کرنا اللہ رب العزت کی خوشنودی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ نے عرض کی: نہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم:668)

نماز کے لیے درج ذیل بنیادی شرائط ہیں:

جسم کا پاک ہونا ● جگہ کا پاک ہونا ● لباس کا پاک ہونا ● ستر (جسم) کا ڈھانپنا ● قبلہ رُو ہونا ● نماز کا وقت ہونا ● نیّت کرنا

جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قراءت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب

Web version of PCTB Textbook

کے ساتھ لازم ہیں۔ارکانِ نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔

انفرادی نماز کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری:645)

ایک اور مقام پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات کا قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز (بھی) جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اُس نے ساری رات نماز پڑھی۔ (صحیح مسلم:1491)

گویا نماز ایک امانت ہے۔اس امانت کو بروقت ادا کرنا ہی مطلوب ہے۔مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے بھی باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنّت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنّت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔(صحیح مسلم:654)

Web version of PCTB Textbook

## فوائد وثمرات

- گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور رُوحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذاتِ خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی وغم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔
- نماز ہمدردی، ایثار، اخوّت و محبّت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔خشوع وخضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔
- نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع وخضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں، تاکہ ہم نماز کے روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا وآخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

# مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حدیثِ مبارک میں نماز کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) جنّت کی کنجی (ب) جنّت کا دروازہ (ج) جنّت کا حُسن (د) جنّت کا ستون

(ii) پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:

(الف) میل کا (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(iii) باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے:

(الف) تیئس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے (د) انتیس درجے

(iv) عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے:

(الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

(v) باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) صلہ رحمی کی (ب) سخاوت کی (ج) نظم وضبط کی (د) کفایت شعاری کی

2- مختصر جواب دیں۔

(i) وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

(ii) نماز کی کوئی سی دو شرائط تحریر کریں۔

(iii) مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) نماز پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

## سرگرمیاں

- فرض نمازوں کے علاوہ مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی نمازوں کے چارٹ بنائیں، جن میں نمازوں کے نام، رکعتیں، اوقات، مقام، حیثیت (فرض، واجب، سنّت، نفل) شامل ہوں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو طہارت و پاکیزگی کے واضح تصوّر کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی ترغیب دیں۔
- اساتذہ کرام نماز کی پابندی کرنے کے ظاہری و باطنی اثرات پر جماعتی مباحثہ کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook

# (2) روزہ

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن وسنّت کی روشنی میں روزے کے مقصد اور فلسفے سے واقف ہو سکیں۔
- روزے کی اہمیت و فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- روزے کے روحانی و جسمانی اور معاشرتی فوائد سمجھ سکیں۔
- ماہِ رمضان میں بدنی و مالی عبادات بالخصوص تلاوتِ قرآن مجید، قیامُ اللیل، تراویح، شبِ قدر، اعتکاف، سحری، افطار اور صدقہ وخیرات کی فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- روزے کے ظاہری و باطنی اثرات (تقویٰ، طہارت و پاکیزگی، نظم وضبط، پابندیِ وقت، تزکیہ نفس، ایثار) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔
- مکمل آداب کے ساتھ روزہ رکھنے والے اور عملی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے والے بن سکیں۔
- ماہِ رمضان میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم، اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے انھیں عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔
- ماہِ رمضان میں بدنی عبادات، صدقات وخیرات، ایثار وغم خواری کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

ارکانِ اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنیٰ رُک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اُسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔ روزہ 2 ہجری میں فرض ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ (سُوْرَةُ البقرة:183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اوّلین مقصد تقوٰی اور پرہیز گاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ روزے کا مقصد چوں کہ پرہیز گاری کا حصول ہے اس لیے کھانے پینے سے رکنا ہی روزے کا تقاضا نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا بھی روزہ ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا فرمان ہے:

''جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔''

(سنن ابی داؤد: 2362)

طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

خودسحری وافطاری کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم: 2549)

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر وثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ: 1746)

نزولِ قرآنِ مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ ربّ العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان تلاوتِ کلامِ مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نمازِ تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینا قرآنِ مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ صاحبان کی امامت میں سنتے ہیں۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین وحضرات اعتکاف کی سنّت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت پر کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ ازواجِ مطہرات نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتیں تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ: 1769)

## فوائد وثمرات

- روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر وشکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
- روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ وصدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔
- مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم وضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔
- روزے سے مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیزگاری، جسمانی وروحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
- روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات وخیرات کا اہتمام کریں تا کہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

Web version of PCTB Textbook

# مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) قرآنِ مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے:

(الف) تقوٰی کا حصول (ب) دوسروں سے ہمدردی

(ج) صدقات وخیرات کی کثرت (د) غربا و مساکین کی امداد

(ii) وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں:

(الف) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو (ب) جس میں سحری نہ کی جائے

(ج) جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے (د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

(iii) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں:

(الف) ہمدردی کے (ب) رواداری کے (ج) عفوودرگزر کے (د) کفایت شعاری کے

(iv) مقررہ وقت پر سحر و افطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) صبر وتحمل کی (ب) استقامت کی (ج) نظم وضبط کی (د) صلہ رحمی کی

(v) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے:

(الف) بھوک پیاس کا (ب) مالی پریشانی کا (ج) جسمانی مشقت کا (د) عزّتِ نفس کا

2- مختصر جواب دیں۔

(i) صوم کا معنٰی ومفہوم تحریر کریں۔

(ii) رمضان المبارک کے دو مسنون اعمال تحریر کریں۔

(iii) روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) روزے پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

## سرگرمیاں

- طلبہ اپنے رشتہ داروں اور محلے کے غریب و نادار لوگوں کی فہرست بنائیں اور ان میں خود فطرانہ اور صدقات وخیرات تقسیم کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے رمضان المبارک کے فوائد وثمرات کا چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- اساتذہ کرام، رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون کاموں کی فہرست بنوائیں۔
- حدیث مبارک کی روشنی میں طلبہ کو سحر و افطار اور شب قدر کی دُعائیں یاد کروائیں۔
- رمضان المبارک کی برکات وثمرات حاصل ہونے یا نہ ہونے کی وجوہات واثرات پر مذاکرہ کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook

# (3) زکوٰۃ

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- زکوٰۃ و عشر میں فرق جان سکیں۔
- زکوٰۃ و عشر کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- زکوٰۃ و عشر کے دلائل جان سکیں۔
- زکوٰۃ و عشر کی فرضیت کی حکمت سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے معاشی نظام میں معاشی انصاف کے لیے زکوٰۃ و عشر کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- زکوٰۃ و عشر کی اہمیت سے آگاہ ہو کر اپنے قلوب میں سخاوت کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- اسلامی معاشی مساوات سے آگاہ ہو کر معاشی اعتبار سے کمزور طبقے کے مددگار بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

زکوٰۃ کا لغوی معنٰی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ زکوٰۃ کے مصارف پر خرچ کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل اور حرص وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک رہا جو قرض اور ضروریاتِ زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا ابتدائی نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**ترجمہ:** اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النّور: 56)

اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر زکوٰۃ کی فرضیت کی حکمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 103)

**ترجمہ:** آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) ان کے مال میں سے صدقہ لیجیے تا کہ آپ انھیں پاک کریں اور اس کے ذریعے سے ان کا تزکیہ کریں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک (حضرت) محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری:8)

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے عہد حکومت میں دیگر احکامِ اسلامی کے ساتھ نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے جہاد کروں گا۔ (صحیح بخاری:1400)

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔'' (سنن ابن ماجہ:4019)

## عشر

عُشر کا لغوی معنیٰ ''دسواں حصہ'' ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (سورۃ الانعام:141) ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہی ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عُشر زمینی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

## اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے دل سے دولت کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو روحانی سکون کا باعث بنتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرتی انصاف کو فروغ ملتا ہے جس سے دلوں میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظامِ زکوٰۃ کو مؤثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

## مشق

**1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) دینِ اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے:

(الف) اختیاری نیکی کی (ب) نفلی صدقے کی (ج) خیرات کی (د) فرض کی

(ii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لوگوں کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا؟

(الف) زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے (ب) فضول خرچی کرنے والوں سے

(ج) حج کا انکار کرنے والوں سے (د) نماز کا انکار کرنے والوں سے

(iii) حدیثِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے:

(الف) زکوٰۃ نہ دینے سے (ب) صلہ رحمی نہ کرنے سے

(ج) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے (د) علم حاصل نہ کرنے سے

(iv) زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:

(الف) عشر (ب) صدقہ (ج) فدیہ (د) ٹیکس

(v) زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے خاتمہ ہو جاتا ہے:

(الف) تجارت کا (ب) محنت کا (ج) گداگری کا (د) ملازمت کا

**2۔ مختصر جواب دیں۔**

(i) زکوٰۃ و عشر میں فرق لکھیں۔

(ii) زکوٰۃ و عشر کی فرضیت کی حکمت بیان کریں۔

(iii) اسلام کے معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ و عشر کی اہمیت واضح کریں۔

**3۔ تفصیلی جواب دیں۔** (i) زکوٰۃ و عشر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

Web version of PCTB Textbook

## سرگرمیاں

- طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں زکوٰۃ کا ذکر ہو۔
- کمرا جماعت میں اسلامی نظامِ معیشت اور اس کے مصالح نیز غیر اسلامی نظامِ معیشت اور اس کے مفاسد کے بارے میں مذاکرہ کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو مصارفِ زکوٰۃ سے آگاہ کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے زکوٰۃ و عشر کے جدید مسائل کا مذاکرہ، اور نصابِ زکوٰۃ کی مختلف مدات کا جامع چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

# (4) حج اور قربانی

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حج اور قربانی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- حج اور قربانی کے دلائل جان سکیں۔
- حج اور عمرہ کے فضائل اور مناسک سے آگاہ ہو سکیں۔
- حج اور قربانی کے فلسفہ اور حکمتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- حرمین شریفین، بیت اللہ، روضہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ، آثار نبویہ اور مقامات مقدسہ کی اہمیت و برکت سے آگاہ ہو سکیں۔
- امتِ مسلمہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے سلسلے میں حج کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- حج اور عمرہ کی اہمیت سے آگاہ ہو کر صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج اور عمرہ کرنے والے بن سکیں۔
- قربانی کی اہمیت سے آگاہ ہو کر صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں جذبہ اخلاص کے ساتھ قربانی کرنے والے بن سکیں۔
- حرمین شریفین، بیت اللہ، روضہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ، آثار نبویہ اور مقامات مقدسہ کے انوار و فیوض سے مستفید ہونے والے بن سکیں۔
- ملت اسلامیہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے تصور سے آگاہ ہو کر عالمی اخوت و یگانگت کی روح پیدا کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

حج ارکانِ اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (سورۃ آل عمران:97)

**ترجمہ:** اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں، حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا یعنی سر مُنڈوانا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

## حج اور عمرہ کی فضیلت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ عمرہ کرنا افضل (سنت اور مستحب عمل) ہے۔ (جامع ترمذی:931)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:1773)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو اُنھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ:2893)

## حج کرنے کا مختصر طریقہ

حج کرنے والا آٹھ ذوالحجہ کو فجر کی نماز کی بعد احرام باندھے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا

ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما اور تلبیہ کے درج ذیل الفاظ بلند آواز میں ادا کرے:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منٰی کے لیے روانہ ہو جائے۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز منٰی میں پڑھے۔

نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر کے بعد منٰی سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔ مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔ غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔ پیدل جانا مستحب ہے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھے۔ رات مزدلفہ میں گزارے۔ رمی کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منٰی کی طرف روانہ ہو۔

جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوا لے یا کٹوا لے، سر منڈوانے کے بعد وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا پھر قربانی کے دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ مکرمہ جا کر ''طوافِ زیارت'' کر لے، وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے، وقوفِ عرفہ حج کا رکنِ اعظم ہے، وقوفِ مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی واجب ہے، آخر میں الوداعی طواف کرے، شیڈول کے مطابق مدینہ منورہ حاضر ہو اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں کوشش کرے کہ مسجدِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

## قربانی

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جدِّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔ عید الاضحیٰ کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔ قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابنِ ماجہ:3123)

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جا سکتی۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی طرف سے بھی گائے کی قربانی فرمائی تھی۔

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں بھی سات افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد متعین نہیں، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کیا جائے کہ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

حج ملتِ اسلامیہ کے اتحاد اور اجتماعیت کا مظہر ہے۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات

Web version of PCTB Textbook

پیدا ہوتے ہیں۔

حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرمِ مکی اور حرمِ مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم) کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم) پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔

حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسکِ حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

## مشق

**1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔**

(i) عمرہ ادا کرنا ہے:

(الف) سنت (ب) واجب (ج) فرض (د) نفل

(ii) حج کا رکنِ اعظم ہے:

(الف) احرام باندھنا (ب) طوافِ زیارت (ج) وقوفِ عرفہ (د) قربانی کرنا

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے فریضۂ حج ادا کیا:

(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

(iv) عید الاضحیٰ کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے:

(الف) صدقہ (ب) قربانی (ج) تلاوت (د) کھانا کھلانا

(v) آٹھ ذوالحجہ کو حاجی احرام باندھتے ہیں:

(الف) فجر کی نماز کے بعد (ب) ظہر کی نماز کے بعد (ج) عصر کی نماز کے بعد (د) مغرب کی نماز کے بعد

**2۔ مختصر جواب دیں۔**

(i) قربانی کے کوئی سے دو احکام تحریر کریں۔

(ii) حج اور عمرہ کے موقع پر حجاج کرام کن مقدس مقامات کے انوار و فیوض سے مستفید ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

(iii) اُمّتِ مسلمہ کے اتّحاد کے لیے حج کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

**3۔ تفصیلی جواب دیں۔** (i) حج اور قربانی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

## سرگرمیاں

- طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں حج اور قربانی کا ذکر ہو۔
- کمرا جماعت میں حج اور قربانی کی حکمتوں کے بارے میں مذاکرہ کروائیں اور مناسکِ حج کے متعلق مستند ویڈیو دکھائیں۔

Web version of PCTB Textbook